۴

صحافت کسے کہتے ہیں؟

سیّد اقبال قادری

پیش درس

صحافت ایک باوقار پیشہ ہے۔اس میں حالاتِ حاضرہ سے متعلق خبریں تیار کرکے اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں۔اس مقصد کے لیے اخبارات کے علاوہ دوسرے ذرائع ابلاغ خصوصاً ریڈیو، ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔صحافت اکثر ملکوں میں آزادانہ طور پر اور بعض میں حکومت کی پابندیوں کے ساتھ خدمات انجام دیتی ہے۔صحافت مقامی، ملکی اور عالمی پیمانے کی سرگرمیوں سے عوام کو واقف کراتی ہے۔ جمہوریت میں یہ عوامی مسائل اور لوگوں کی آرا کو حکومت تک پہنچاتی ہے اس لیے اسے جمہوریت کے چوتھے ستون سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

صحافت کا براہِ راست تعلق عوام سے ہوتا ہے اس لیے اسے عوامی بیداری کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔مختلف ملکوں میں صحافت نے حکمرانوں کے ظلم وستم سے لوگوں کو آگاہ کرکے ان میں بیداری پیدا کی اور انقلاب برپا کیا۔ ہمارے ملک میں بھی صحافت نے جنگِ آزادی میں بہت اہم کردار ادا کیا۔مولانا ابوالکلام آزادؔ، مولوی محمد باقر، ظفرعلی خاں، محمد علی جوہرؔ، بال گنگادھر تلک، گوپال کرشن گوکھلے وغیرہ آزادی کے مجاہدین نے اپنے اخبارات کے ذریعے عوام کو انگریزوں کے مظالم سے آگاہ کیا اور انھیں آزادی کی جدوجہد کے لیے بیدار کیا۔

موجودہ زمانے میں ترسیل و ابلاغ کی ترقی کے سبب صحافت کو بہت اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔اخبارات، رسائل اور ٹیلی وژن کے ذریعے ملکی اور غیرملکی خبریں بہت کم وقت میں عوام تک پہنچ جاتی ہیں۔صحافت کا کام صرف خبروں کی ترسیل ہی نہیں بلکہ ان کے پس پردہ عوامل کا تجزیہ کرکے عوام کو حقیقت سے آگاہ کرنا بھی ہے۔اخبار کے ترسیلی اجزا مثلاً اداریے، کالم اور تجزیاتی مضامین اس سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

جان پہچان

سیّد اقبال قادری ۵؍مئی ۱۹۳۵ء کو بنگلور میں پیدا ہوئے۔ایم.اے اور بی.ایڈ کے علاوہ صحافت سے متعلق مختلف اسناد حاصل کرنے کے بعد انھوں نے ایک آزاد صحافی کے طور پر اپنی خدمات انجام دیں۔سیّد اقبال قادری اُردو، کنڑ اور انگریزی زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں۔انھوں نے تدریس کے فرائض بھی انجام دیے ہیں۔سیّد اقبال قادری کو شعبۂ صحافت میں قابلِ قدر خدمات کے لیے قومی اور بین الاقوامی انعامات سے نوازا گیا۔صحافت سے متعلق ان کی تصنیف 'رہبرِ اخبار نویسی' منظرِ عام پر آچکی ہے۔

صحافت ایک معزّز پیشہ ہے۔اخبار نویسی، صحیفہ نگاری یا جرنلزم کے دیگر ناموں سے بھی یہ معروف ہے۔صحافت پیشہ فرد صحافی، اخبارنویس یا جرنلسٹ کہلاتا ہے۔صحافت ایک ذمے دارانہ پیشہ ہے جس میں دماغی صلاحیتوں کے استعمال کے ساتھ ساتھ اخلاقی جرأت کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ مشقت اور بھرپور توجہ کا طالب ہے۔ یہ فن صرف کتابوں کے صفحات سے نہیں سیکھا جاسکتا۔اس فن میں مہارت کسی کلاس روم کی چار دیواری میں بیٹھ کر حاصل نہیں کی جاسکتی۔صحافت میں مرتبہ حاصل کرنے کے لیے تجربات کی بھٹی میں جلنا پڑتا ہے۔

فنِ صحافت کی ایک عمدہ کتاب 'ایکسپلورنگ جرنلزم' کے امریکی مصنّفین نے صحافت کی مختصر مگر جامع تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ''وسائلِ ابلاغ کے ذریعے، عوامی معلومات، رائے عامہ اور عوامی تفریحات کی باضابطہ اور مستند اشاعت کے فریضے کو صحافت کہتے ہیں۔'' یہ کسی بھی مستقل طور پر جاری ہونے والے اخبار کے لیے صحیفہ نگاری میں مصروف رہنے کا اجتماعی نام ہے۔رسائل کے لیے

باقاعدہ ملازمت کرنے والے بھی اپنے آپ کو صحافی کہتے ہیں۔

صحافت کی ابتدا چھوٹی موٹی کتابوں کی اشاعت سے ہوئی جنھیں عرفِ عام میں کتابچہ یا پمفلٹ کہا جاتا ہے۔ مغربی ملکوں میں جرنلسٹ پمفلٹئر (pamphleteer) یعنی 'پمفلٹ نگار' تھا۔ پمفلٹ نگاری میں کتابچوں کے ذریعے نئی باتیں عوام تک پہنچائی جاتی تھیں۔ کسی بھی مسئلے پر رائے عامہ کو متاثر کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی کتابیں چھاپ کر فروخت کی جاتیں۔ پڑھے لکھے عوام اور خواص ان مطبوعہ کتابوں یا کتابچوں کو خرید کر پڑھتے اور تازہ تفصیلات سے متعارف ہوتے تھے۔ عموماً ایسے کتابچے دینی معاملات کی حمایت میں یک طرفہ ہوا کرتے تھے۔ جب خبروں کی اشاعت عام ہونے لگی تو یہ ضروری ہو گیا کہ جو بھی خبر چھاپی جائے، پوری دیانت داری کے ساتھ چھاپی جائے۔ یہ تعصب یا جانب داری سے پاک ہو اور جب کسی بحث طلب معاملے پر روشنی ڈالنے کی ضرورت پڑے تو یہ ناگزیر ہو تاکہ متنازع معاملے کے دونوں رُخ قارئین کے سامنے پیش کیے جاسکیں۔ اس لحاظ سے اخبارات غیر متعصب اور زیادہ بامقصد ثابت ہوا کرتے تھے۔ مدیر کی رائے خبر کی تفصیل کے ساتھ نہیں بلکہ ایک علیحدہ اور مخصوص جگہ شائع کی جاتی تھی۔ اس تحریر کو 'اداریہ' یعنی ایڈیٹوریل کا نام دیا گیا ہے۔ تمام حقائق اداریے میں ضروری توضیح اور اپنی رائے کے ساتھ مناسب و معقول الفاظ میں پیش کرنا مدیر کی اہم اور مقدس ذمے داری قرار دی گئی۔ قارئین کو بھی موقع فراہم کیا گیا کہ کسی بھی مسئلے پر وہ مدیر کی موافقت یا مخالفت کا رویہ پہچان کر اپنی رائے قائم کریں۔ مشہور سیاسی جماعتوں کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبارات بھی یہی رویہ اختیار کرتے ہیں کہ جو بھی خبر ہوتی ہے وہ جوں کی توں شائع کر دی جاتی ہے مگر اداریے کے ذریعے عوامی رائے پر اثر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

صحافت کی صحیح خدمت صرف خبروں کو جمع کر کے شائع کر دینے کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی، اس کی کئی اہم ذمہ داریاں ہیں۔ صحافت کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ عوام شائع شدہ خبروں کی صداقت کو پوری طرح قبول کریں۔ اس کے لیے صحافی کا فرض ہے کہ وہ صرف حقائق پر مبنی خبروں کی اشاعت کرے۔ دلچسپی بڑھانے کے لیے خبروں کی صداقت میں خرد برد غیر اخلاقی فعل ہے۔ وہ سرکاری فیصلوں تک کو شک کی نظر سے دیکھے۔ اگر وہ ہر سرکاری فیصلے کو معتقدانہ نظر سے دیکھنے لگ جائے تو وہ حکومت کا طرف دار سمجھا جائے گا۔ جمہوری نظام میں ایسے صحافیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہر چیز کی جائز تعریف و توصیف کی جائے مگر عوامی بہبود کا خیال بالاتر رکھتے ہوئے تنقید سے اپنی بیداری کا ثبوت دینا جمہوری صحافی کا جائز رویہ سمجھا جاتا ہے۔ اس اُصول کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر معاملے میں حکومت کی نکتہ چینی کی جائے بلکہ مقصد یہ ہے کہ جمہوریت میں اخبارات کا ہمیشہ بیدار رہنا، سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنا اور مسائل کو گہرائی سے جانچنا ایک اچھے صحافی کی اہم ذمے داری ہے۔

اخبارات عوامی تحریکات کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ حق پر مبنی اور انصاف پسند مہم کا ساتھ دیتے ہیں۔ رشوت ستانی، غبن اور جعل سازی کے واقعات کا پردہ فاش کرتے ہیں۔ رشوت خور، اقربا پرور اور بدنیت سیاست دانوں کے ہتھکنڈوں کا راز صحافی عوام کے روبرو لاتے ہیں۔ ظالم یا غیر مقبول سرکاری افسران کی غلط کاریوں کی تفصیلات اخبارات کے صفحات پر نمایاں کی جاسکتی ہیں۔

اخبارات کے ذریعے تجارت، صنعت و حرفت اور دیگر فائدہ مند مصروفیات کا فروغ ممکن ہے۔ اشتہارات کے ذریعے اخبارات نئی مصنوعات کا تعارف کراتے ہیں۔ فی زمانہ اشتہارات اخبارات کی ریڑھ کی ہڈی تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اخبارات علم اور

تفریح دونوں فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔

سائنس، طب، حفظانِ صحت، خانہ داری، نجوم اور دیگر کئی موضوعات پر معلوماتی فیچر اخبارات میں شائع کیے جاتے ہیں۔ ہفت وار ایڈیشن کے ذریعے خاندان کے تقریباً سبھی افراد کے لیے مضامین اور تفریحی مواد کی اشاعت بھی اخبارات کی بڑی خصوصیت ہے۔ اخبارات نے حکومتیں قائم کی ہیں۔ کئی حکومتوں کو استحکام بخشا ہے اور کئی حکومتوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا ہے۔ مشہور فاتح نپولین بوناپارٹ کو اخبارات کی طاقت کا صحیح علم تھا۔ اس کا قول تھا کہ تین مخالف اخبار ایک ہزار بندوقوں سے بھی زیادہ خوف ناک ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی حالیہ تاریخ میں گوپال کرشن گوکھلے کی مثال پیش کی جاسکتی ہے جنھوں نے اپنے اخبار کی آواز کو کافی مضبوط بنا لیا تھا۔ لوک مانیہ تلک کے اخبارات 'کیسری' اور 'مراٹھا' سے انگریز حاکم ہمیشہ لرزاں رہا کرتے تھے۔ مولانا ابو الکلام آزاد کے اخبار 'الہلال' کی تحریروں کا اثر دیکھ کر فرنگی کانپ جاتے تھے۔ ہندوستان کی آزادی کے حصول میں اخبارات کا تاریخی کردار رہا ہے۔

لندن کے تقریباً ایک درجن ناشروں نے ۱۶۲۲ء میں ایک انجمن قائم کی اور اہتمام کیا کہ ایک دوسرے کو خبریں تبادلے میں بہم پہنچائی جائیں۔ اس طرح ہر ناشر کو زیادہ سے زیادہ خبریں مہیا ہونے لگیں اور وہ اپنے پمفلٹ ہر ہفتے شائع کرنے میں کامیاب ہوئے۔ شروع شروع میں ایسے غیر مجلد رسالوں میں غیر ملکی خبروں کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ پھر مقامی اور سیاسی تفصیلات بھی ان میں جگہ پانے لگیں۔ خواص کے علاوہ عوام بھی ان تفصیلات کو جاننے میں خاصی دلچسپی لیتے۔ اس طرح پمفلٹوں کی فروخت میں مسلسل اضافہ ہونے لگا۔ ایسے پمفلٹوں کی روز افزوں مقبولیت نے گویا اخبار نویسی کے لیے راہ ہموار کی۔

اس زمانے کے حکمراں صحافت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے ناخوش تھے۔ وہ آزادانہ رائے کا اظہار کرنے والے اخبارات کی بے باکی سے نالاں تھے۔ چنانچہ اخبارات کے مدیروں کو اعلانیہ رشوت دی جانے لگی۔ جو اخبار نویس رشوت لینے سے انکار کرتے انھیں طرح طرح سے ستایا جاتا بلکہ قید خانوں میں ڈال کر انھیں سخت سزائیں دی جاتیں۔ کسی ملک میں یہ قانون رائج کر دیا گیا کہ لائسنس حاصل کیے بغیر کوئی اخبار شائع نہیں کرسکتا۔ جہاں آمرانہ حکومتیں قائم نہ تھیں، وہاں بھی حکمراں طبقے کا یہ خیال تھا کہ سرکاری معاملات میں صرف چند تعلیم یافتہ افراد یا دانشور دلچسپی لیں اور عام آدمی کا ہر معاملے سے واقف رہنا چنداں ضروری نہیں۔ اخبارات کی پہنچ صرف چند افراد تک محدود کرنے کی غرض سے اخبارات پر بھاری ٹیکس لگایا گیا تاکہ گرانی کی وجہ سے عام آدمی اخبار خرید نہ سکے۔ ایسے وقت میں ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کی ایجاد سے خبریں زیادہ تیز رفتاری سے اخبارات کے دفتروں میں آنے لگیں۔ چھپائی کی مشینیں بھی عام ہوئیں۔ ان کے کام کی رفتار میں بھی تیزی آ گئی۔ ریلوے کے آجانے سے اخبارات جو اکثر و بیشتر بڑے شہروں تک محدود رہ جایا کرتے تھے، اب چھوٹے چھوٹے شہروں بلکہ قصبوں میں پہنچنے لگے۔ یورپ اور امریکہ میں اشتہارات کو بہت فروغ حاصل ہوا جس کی وجہ سے اخبارات کو کافی آمدنی ہونے لگی۔ چونکہ اخباروں کی تعدادِ اشاعت بہت زیادہ بڑھنے لگی تھی، ان کی لاگت میں بھی کمی آتی گئی۔ وہ اتنے ارزاں ہوگئے کہ معمولی مزدور یا کلرک بھی اخبار خریدنے کے قابل ہوگیا۔

ہندوستان میں طباعت کا کام سب سے پہلے پرتگالی مسیحی مبلغوں نے شروع کیا۔ ۱۵۵۷ء میں انھوں نے گوا میں ایک چھوٹی سی کتاب شائع کی جس میں مسیحی تبلیغی کام کرنے والوں کے لیے سوال و جواب کی صورت میں عیسائی مذہب کی اہم معلومات درج تھی۔

جب ۱۸۱۱ء میں بھاپ کے انجن کی ایجاد ہوئی تو چھپائی کی مشین بھی بھاپ کی مدد سے چلائی جانے لگی اور فی گھنٹا ایک ہزار

اوراق کی رفتار سے چھپائی ممکن ہوئی۔ آج کل ایسی تیز رفتار مشینیں اخبارات کے دفتروں میں نصب ہیں جو فی گھنٹا دس ہزار اور اس سے بھی زیادہ تعداد میں اخبار چھاپ دیتی ہیں۔

ہندوستان کا پہلا اخبار کلکتہ سے ۲۹؍جنوری ۱۷۸۰ء کو شائع ہوا۔ 'ہکیز بنگال گزٹ' (Hicky's Bengal Gazette) اس ہفت روزہ اخبار کا نام تھا۔ اس کا مدیر، طابع، ناشر اور مالک جیمس آگسٹس ہکی تھا، جو ایسٹ انڈیا کمپنی سے طابع کی حیثیت سے وابستہ تھا۔ اس انگریزی اخبار کے صرف دو ورق تھے جس میں کئی اشتہارات شائع ہوتے تھے۔ یہ اخبار ابتدا ہی سے حکومت مخالف رہا۔ گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز پر کئی اہانت آمیز جملے اس اخبار میں مسلسل شائع ہوئے تھے۔ ہکی کو حکومت کی طرف سے بہت ستایا گیا مگر اس نے اپنی حق گوئی اور بے باکی کا سلسلہ جاری رکھا۔ آخر کار حکومت نے اس اخبار کو بند کرا دیا۔

کلکتہ کے بعد مدراس سے اخبارات شائع ہوئے اور بعد میں ممبئی سے اخبارات نکلنے لگے۔ ابتدائی اخبارات غیر ملکی باشندوں نے انگریزی زبان میں شائع کیے۔ گنگا دھر بھٹا چاریہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے انگریزی زبان میں ایک اخبار 'بنگال گزٹ' کے نام سے جاری کیا۔ مشہور مصلح راجا رام موہن رائے نے بھی 'مرآۃ الاخبار' کے نام سے ایک اخبار جاری کیا۔

۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی میں اُردو اور ہندی اخبارات نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا۔ پہلی جنگِ عظیم کے ساتھ ہی عوام میں اخبارات سے زیادہ لگاؤ پیدا ہوگیا۔ لوگ جنگی خبروں میں گہری دلچسپی لینے لگے۔ دوسری جنگِ عظیم میں یہ دلچسپی اور بڑھ گئی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد ہندوستان میں صحافت نے کافی ترقی کر لی ہے۔

آج دنیا بھر میں ہزاروں اخبارات روزانہ شائع ہوتے ہیں جن کی اشاعت کی مجموعی تعداد کروڑوں میں بتائی جاتی ہے۔ آج دنیا میں کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جہاں سے روزانہ اخبار شائع نہ ہوتا ہو۔

مشقی سرگرمیاں

* **ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔**

۱۔ صحافی کے لیے لازمی صفات لکھیے۔

۲۔ صحافت کی تعریف کی کسوٹی پر اُردو کے کسی اخبار کو پرکھیے۔

۳۔ اداریے کی خصوصیات بیان کیجیے۔

۴۔ صحافی کے فرائض بیان کیجیے۔

۵۔ اخبار نویسی کی راہ ہموار کرنے والے مراحل کو قلم بند کیجیے۔

۶۔ ہندوستان کے اوّلین صحافیوں کی خدمات کا تذکرہ کیجیے۔

۷۔ تیز رفتار چھپائی کا سبب اور اس کے فائدے بیان کیجیے۔

* **ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔**

۱۔ صحافت اور صحافی کی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

۲۔ صحافت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے ناخوش حکمراں طبقے کی زیادتیوں کے بارے میں لکھیے۔

۳۔ اخبارات علم اور تفریح دونوں فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ مثالوں سے واضح کیجیے۔

۴۔ ’’تین مخالف اخبار ایک ہزار بندوقوں سے بھی زیادہ خوف ناک ہوتے ہیں۔‘‘ نپولین بوناپارٹ کے اس قول کے بارے میں اپنی رائے تحریر کیجیے۔

۵۔ ’’دلچسپی بڑھانے کے لیے خبروں کی صداقت میں خرد برد غیر اخلاقی فعل ہے۔‘‘ اس بیان کی موافقت/ مخالفت میں اپنی رائے تحریر کیجیے۔

۶۔ ’’جمہوریت میں اخبارات کا ہمیشہ بیدار رہنا، سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنا اور مسائل کو گہرائی سے جانچنا جدید صحافی کی اہم ذمے داری ہے۔‘‘ اس بیان کے بارے میں اپنی رائے لکھیے۔

۷۔ ’فی زمانہ اشتہارات اخبارات کی ریڑھ کی ہڈی تسلیم کیے جاتے ہیں۔‘ اس بیان کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔

* **ہدایت کے مطابق قواعدی سرگرمی مکمل کیجیے۔**

۱۔ اخبارات عوامی تحریکات کی حمایت کرتے ہیں۔
(جملے کو طورِ مجہول میں تبدیل کیجیے)

۲۔ یہ فن صرف کتابوں سے نہیں سیکھا جا سکتا۔
(مثبت جملے میں تبدیل کیجیے)

۳۔ مشہور فاتح نپولین بوناپارٹ کا قول تھا کہ تین مخالف اخبار ایک ہزار بندوقوں سے بھی زیادہ خوف ناک ہوتے ہیں۔
(جملے کی ساخت پہچانیے۔ جملے کا نحوی تجزیہ کیجیے)

سرگرمی/ منصوبہ

مختلف ملکی، بین الاقوامی، مقامی، سیاسی، سماجی، تعلیمی وغیرہ خبروں اور مکالموں کے تراشوں پر مشتمل ایک مکمل اختیار تیار کیجیے۔